سوال

(90)علماء حدیث کا عقیدہ

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

علماء حدیث کا عقیدہ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

چونکہ عقیدہ کی درستی اور صفائی تمام باتوں پر مقدم ہے اسی لئے علماء حدیث کے چند عقائد نہایت اختصار کے ساتھ قلم بند کئے جاتے ہیں انسان کو اس بات کا دل سے اعتقاد کرنا چاہئے کہ اس جہان فانی کا صانع اور موجد اللہ تعالی ہے جس نے اسے عدم سے ایجاد کیا، اور قانون حکمت پر مرتب رکھا، جیسا کہ فرمایا اِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ اور فرمایا اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اور فرمایا أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ صانع کے ثبوت صفات پر قرآن مقدس میں تقریبا پانچ سو آیتیں دلیل ہیں

عقیدہ نمبر ا:۔ جس قدر مخلوقات ہیں، کیا عالم ملک واشباح اور کیا عالم ملکوت وارداح سب کو اہی عدم سے وجود میں لایا۔

عقیدہ نمبر ۲:۔ وہ تمام صفات وباکمال کے ساتھ متصف ہے مثلا علم، قدرت، حیات، سمع، بصر، ارادہ، تکوین، کلام، ترزیلق، تخلیق وغیرہ اوراس کے سارے حواوثاتا ادرزوال سے منزہ ہیں جیسے عجزو جہل کِذب اور موت وغیرہ،

عقیدہ نمبر ۳:۔ وہ تمام جزئیات وکلیات ممکنات ومستحیلات معلومات کو جانتا ہے زمین کی تہہ سے آسمانوں کی چوٹی تک جو کچھ ہوتا ہے سب اسے معلوم ہے آسمانوں اور زمینوں میں ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں، اگر اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر کالی چیونٹی چلتی ہے تو وہ اسے بھی جانتا ہے ایک ذرہ اگر ہوا میں حرکت کرتا ہے تو وہ اس سے بھی خبر دار ہے دل کی مخفی باتوں سے اور سینے کے خطروں کو جانتا ہے،

عقیدہ نمبر۴:۔ تمام ممکنات پر اس کی قدرت چلتی ہے کوئی چیز بھی اس کی قدرت سے باہر نہیں،

عقیدہ نمبر۵:۔ تمام کائنات اس کے ارادے کے ساتھ وابستہ ہے یعنی تمام ملک وملکوت میں جو کچھ جاری ہے یا ہوتا ہے تھوڑا یا بہت نیک یا بد نفع یا نقصان، شیریں یا کہ تلخ، ایمان یا کفر، فوزیا خسران زیادت یا نقصان، طاعت یا عصیان، سب اللہ کے ارادے سے ہے، اس کی حکمت وتقدیر کے موافق ماشاء الله وکان ومالم یشاء لم یکن اگرچہ ساری کائنات جمع ہو کر ایک ذرے کو جنبش دے یا ٹھہرادے کیا امکان وماتشاء ون الاان یشاء الله رب العلمین

عقیدہ نمبر ۶:۔ اس کا کوئی شبیہہ اور ضد اور ہمسر و مثل نہیں، جس نے کسی مخلوقات کے ساتھ اسے تشبیہ دی کافر ہوا، سلف اس کی صنعتوں کو ظاہر پر محمول کرتے اور اسے کسی سے تشبیہ نہ دیتے تھے اور تاویل و تعطیل وغیرہ سے بچتے تھے،

عقیدہ نمبر ۷:۔ وجوب وجود اور استحقاق عبادت اور خلق وتدبیر میں اس کا کوئی شریک نہیں ہستی اسی کی باقی ہے سب کو فنا معبود وہی ہے باقی سب باطل، خالق ومدتبر وہی ہے باقی سب مخلوق عاجز،

عقیدہ نمبر ۸:۔ وہ اپنے غیر میں حلول نہیں کرتا نہ غیر اس میں حلول کرتا ہے وہ عالم سے جدا عرش پر جلوہ افروز ہے وہ کسی غیر کے ساتھ متحد نہیں ہوتا بلکہ اپنی ذات وافعال میں یکتا ہے

عقیدہ نمبر ۹:۔ اللہ عرش پر ہے مگر اس فوق اور استوا کی حقیقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہم اس پر ایمان لاتے اور کیفیت اور تاویل سے کچھ غرض نہیں رکھتے،

عقیدہ نمبر ۱۰:۔ ایماندار قیامت کے دن اللہ کو آنکھ سے دیکھیں گے جنت میں جانے کے بعد بھی اور پیشتر بھی، جیسے لوگ چودھویں رات کے چاند کو بے تکلف دیکھتے ہیں،

عقیدہ نمبر ۱۱:۔ تمام کفر و معاصی، بڑے ہوں یا چھوٹے اسی کے خلق وارادے سے ہیں گو وہ کفر و عصیاں سے ناراض اور اطاعت ایمان سے راضی ہوتا ہے کیونکہ ارادہ وہ اور چیز ہے اور رضاء اور شے وہ اپنی ذات وصفات میں سارے جہان سے بے نیاز ہے اس پر کوئی حکم نہیں بلکہ سب پر اس کا حکم چلتا ہے،

عقیدہ نمبر ۱۲:۔ عقل کو اشیاء کے برے بھلے ہونے میں کچھ دخل نہیں نہ اس بات میں کہ فلاں کام ثواب کا باعث ہے اور فلاں عذاب کا موجب بلکہ ہر چیز کی برائی بھلائی اللہ کے قضاء وقدر سے ہے اسی نے لوگوں کو اس کے ساتھ مکلف کیا ہے گو بعض چیزوں کی وجہ اور مصلحت و مناسبت کا ثواب وعذاب عقل سے دریافت ہو جائے اور نہ بعض باتوں کا اور اک رسول ﷺ کے بتائے بغیر ہرگز معلوم نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ نمبر ۱۳:۔ اللہ تعالی کی ہر ذاتی فعلی صفت واحد بالذات ہے نہ متکرر و متعدد، وہ ایک ہی فعل سے تمام مفعولات کرتا ہے، تکثر و تعدد جو سمجھ میں آتا ہے وہ تاثیر اسمائے صفات میں ہے نہ نفس صفات میں،

عقیدہ نمبر ۱۴:۔ قرآن مقدس کلام اللہ ہے جو کہ پیغمبر خدا آخر الزماں جناب محمد مصطفے ﷺ پر نازل ہوا۔ اس پر حرف وصوت کا اطلاق کرنا صحیح ہے،

عقیدہ نمبر ۱۵:۔ معاد جسمانی برحق ہے، اجسام کا حشر ہوگا، روح بدن میں دالی جائے گی یہی اجسام جو یہاں شرعا و عرفا ابدان کہلائے جاتے ہیں وہاں ہونگے:۔

عقیدہ نمبر ۱۶:۔ جزا کا ملنا، حساب وکتاب کا ہونا، پل صراط پر عبور کرنا، نامہ اعمال کا ملنا اعمال کا ترازو میں تلنا برحق ہے، جنت اور دوزخ اس وقت موجود ہیں اور اپنے لوگوں کے سمیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے ان میں کسی کو فنا نہیں، کسی نص سے صراحتا یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ جنت و دوزخ کو زمین کے نیچے بتایا گیا ہے دوزخ و جنت اور معاد جسمانی کا ثبوت توریت وانجیل سے بھی ملتا ہے،

عقیدہ نمبر ۱۷:۔ جس مسلمان سے کبیرہ گناہ سرزد ہوئے ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بشرطیکہ حنفی وجلی شرک سے بچ گیا ہو،

عقیدہ نمبر ۱۸:۔ شفاعت برحق ہے مگر موحد صاحب کبیرہ کی ہوگی نہ کہ مشرک کی:۔

عقیدہ نمبر ۱۹:۔ آنحضرت ﷺ اول شافع اور اول مشفع ہیں شفاعت کا مستحق وہی گناہگار ہوگا، جس نے سچے دل اور سچی زبان سے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہو اور شرک وکفر سے الگ رہا ہو:۔

عقیدہ نمبر ۲۰:۔ قبر کا عذاب وثواب اور منکر نکیر کے سوال وجواب اور ضنطہ قبر برحق ہے علی ہذالقیاس قبر میں روح کا اعادہ برحق ہے، موت کے بعد ہر روح کو اپنے جسم سے ایک

طرح کا اتصال ہوتا ہے جس کی وجہ سے روح جسم سمیت راحت میں رہتی ہے یا عذاب میں موحد کی روح علیین میں رہتی ہے اور کفار اور منافقوں کی سجین میں رہتی ہے شہیدوں کی روح عرش کے نیچے اور جنت میں پھرتی ہے :۔

عقیدہ نمبر ۲۱ :۔ اللہ کا ان رسولوں کو مخلوق کی طرف بھیجنا، اور بندوں کو امر و نہی کی تکلیف دینا حق ہے اللہ کے رسولؑ اور تمام لوگوں سے معجزات اور خارق عادات اور سلامت فطرت اور کمال اخلاق حسنہ وغیرہ وغیرہ باتوں میں ممتاز ہوتے ہیں :۔

عقیدہ نمبر ۲۲ :۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور اصرار علی الکفر سے معصوم بلکہ گناہگاروں سے بحسب اصل فطرت متنفر ہوتے ہیں :۔

عقیدہ نمبر ۲۳ :۔ ہمارے حضرت خاتم النبین ہیں اور اپنے پشتر کے تمام شرائع کے ناسخ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا آپؐ اللہ کے بندے اور اس کے برگزیدہ رسول ہیں آپؐ نے کبھی نہ بت پوجا نہ شرک کیا نبوت سے پشتر نہ بعد۔ نہ کسی صغیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے نہ کبیرہ کے آپؐ کی دعوت تمام جن وانس کو شامل ہے آپؐ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۴ :۔ کرامات اولیاء برحق ہے اللہ تعالیٰ جس نیک بندے کو چاہتا ہے اس کی عزت و تکریم کرامات سے کرتا ہے اور اپنی رحمت کے ساتھ مختص فرماتا ہے۔ ولی کی کرامت درحقیقت نبی ﷺ کا معجزہ ہے

عقیدہ نمبر ۲۵ :۔ ہم عشرہ بشرہ (۱) اور حضرت فاطمہؓ خدیجہؓ، عائشہؓ، حسین علیہ السلام کے قطعی جنتی ہونے کی گواہی دیتے اور صحابہ واہل بیت کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں اسی طرح اہل بدر اور اہل بیعت رضوان کو جنتی کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۶ :۔ اس بات کے ہم قائل ہیں کہ خلفائے اربعہ تمام صحابہ سے افضل ہیں پھر بیعت عقبہ عشرہ بشرہ پھر اہل بیعت پھر اہل بدر پھر باقی اہل بیعت رضوان پھر باقی صحابہ رضی اللہ عنہم۔

عقیدہ نمبر ۲۷ :۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے بعد امام برحق ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صدیق اکبرؓ دو برس تین مہینے خلافت کی اور فاروق اعظمؓ نے ساڑھے دس برس

(۱) عشرہ بشرہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت سعدؓ، حضرت ابو عبیدہؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم۔

اور حضرت عثمانؓ نے بارہ سال، اور حضرت علیؓ نے چار سال نو مہینے، یہ سب نبوت کے نقش قدم پر چلنے والے تھے، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہا جاتا ہے الارشاد کراچی جلد نمبر ۵ ا شمار نمبر ۲۰۰۱۹

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 252

محدث فتویٰ